❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت رمضان المبارک
وقت 5-7 منٹ

# ماہِ رمضان اور روزہ کے متعلق فتاویٰ اور مسائل

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات وارشادات کی روشنی میں)

(تقریر نمبر4)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ (البقرہ:186)

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق وباطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے جیسے تم سے کسی شخص کے پاس لڑائی کی ڈھال ہو۔

(سنن نسائی:کتاب الصیام)

اَے سونے والو! جاگو کہ وقتِ بہار ہے
اب دیکھو آ کے دَر پہ ہمارے وہ یار ہے

## نمازتراویح

اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ تحریر حضرت سے دریافت کیا کہ رمضان شریف میں رات کو اُٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے لیکن عموماً محنتی، مزدور، زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجالانے میں غفلت دکھاتے ہیں اگر اوّل شب میں ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخر شب کے پڑھادی جائیں تو کیا یہ جائز ہوگا۔

حضرت اقدسؑ نے جواب میں فرمایا:

"کچھ حرج نہیں،پڑھ لیں۔"

(بدر18اکتوبر1906ء صفحہ4)

## تراویح کی رکعات

تراویح کے متعلق عرض ہوا کہ جب یہ تہجد ہے تو اس میں رکعات پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہے اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے۔ایک روایت میں ہے کہ آپ نے رات کے اوّل حصے میں اُسے پڑھا۔اس میں رکعات بعد میں پڑھی گئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی جو پہلے بیان ہوئی۔

(بدر مورخہ 6 فروری 1908ء صفحہ 7)

## تراویح دراصل نماز تہجد ہی ہے

ایک صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ سفر میں نماز کس طرح پڑھنی چاہیے اور تراویح کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا:

"سفر میں دوگانہ سنّت ہے۔تراویح بھی سنّت ہے پڑھا کریں اور کبھی گھر میں تنہائی میں پڑھ لیں کیونکہ تراویح دراصل تہجد ہے کوئی نئی نماز نہیں۔وتر جس طرح پڑھتے ہو بیشک پڑھو۔"

(بدر26دسمبر1907ء صفحہ6)

**نماز تراویح میں غیر حافظ کا قرآن دیکھ کر لقمہ دینا**

رمضان شریف میں تراویح کے لئے کسی غیر حافظ کا قرآن دیکھ کر حافظ کو بتلانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ اس کے متعلق نہیں دیکھا۔ اس پر مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے جائز قرار دیا ہے۔

فرمایا:

جائز ہے تو اس سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے اور اس کے لئے یہ انتظام بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی شخص تمام تراویح میں بیٹھ کر نہ سنتا رہے بلکہ چار آدمی دو دو رکعت کے لئے سنیں اس طرح ان کی بھی چھ چھ رکعتیں ہو جائیں گی۔

عرض کیا گیا فقہ اس صورت کو جائز ٹھہراتی ہے؟ فرمایا:

اصل غرض تو یہ ہے کہ لوگوں کو قرآن کریم سننے کی عادت ڈالی جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فتویٰ تو ضرورت اور مجبوری کی وجہ سے ہے جیسے کوئی کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو وہ بیٹھ کر ہی پڑھ لے اور بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے یا جس طرح کسی شخص کے کپڑے کو غلاظت لگی ہو اور وہ اسے دھو نہ سکے تو اسی طرح نماز پڑھ لے، یہ کوئی مسئلہ نہیں بلکہ ضرورت کی بات ہے۔

(الفضل 21 فروری 1930ء صفحہ 12)

**اعتکاف**

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے بیان کیا کہ مَیں نے کبھی حضرت مسیح موعود کو اعتکاف بیٹھتے نہیں دیکھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بھی مجھ سے یہی بیان کیا ہے۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 62)

**اعتکاف کے دوران بات چیت کرنا**

سوال: جب آدمی اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروری کے واسطے باہر جا سکتا ہے۔

(بدر 21 فروری 1907ء صفحہ 5)

**اعتکاف کے متعلق بعض ہدایات**

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر اور خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر (جو دونوں معتکف تھے) کو مخاطب کر کے فرمایا:

”اعتکاف میں یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان اندر ہی بیٹھا رہے اور بالکل کہیں آئے جاتے ہی نہ۔ چھت پر دھوپ ہوتی ہے وہاں جا کر آپ بیٹھ سکتے ہیں کیونکہ نیچے یہاں سردی زیادہ ہے اور ہر ایک ضروری بات کر سکتے ہیں۔ ضروری امور کا خیال رکھنا چاہئے اور یوں تو ہر ایک کام (مومن کا) عبادت ہی ہوتا ہے۔“

(البدر 2 جنوری 1903 صفحہ 74)

**اعتکاف چھوڑ کر مقدمہ کی پیشی پر جانے کو ناپسند فرمایا**

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مولوی شیر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کے زمانہ میں حکیم فضل الدین صاحب بھیروی اعتکاف بیٹھے مگر اعتکاف کے دنوں میں ہی ان کو کسی مقدمہ میں پیشی کے واسطے باہر جانا پڑ گیا۔ چنانچہ وہ اعتکاف توڑ کر عصر کے قریب یہاں سے جانے لگے تو حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ”اگر آپ کو مقدمہ میں جانا تھا تو اعتکاف بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی؟“

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 97)

## لیلۃ القدر کے تین معنی

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے لیلۃ القدر کے تین معنی بیان فرمائے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں: قرآن شریف میں جو لیلۃُ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہاں لیلۃُ القدر کے تین معنی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے وہ زمانہ میں آیا جبکہ ملائکہ کا نزول ہوا۔ کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا۔ بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے۔ جو ملائک اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ سوم۔ لیلۃُ القدر انسان کے لئے اس کا وقت اصفیٰ ہے۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے۔ بعض وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کو کہتے ہیں کہ اَرِحْنَا یا عائشہ یعنی اے عائشہؓ! مجھ کو راحت وخوشی پہنچا اور بعض وقت آپ بالکل دعا میں مصروف ہوتے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 336)

## لیلۃ القدر کی علامات

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے تحریر فرماتے ہیں:

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ رمضان کی لیلۃ القدر کی بابت حضرت صاحبؑ فرمایا کرتے تھے کہ اس کی پہچان یہ ہے کہ اس رات کچھ بادل یا ترشح بھی ہوتا ہے اور کچھ آثار انوار وبرکات سماویہ کے محسوس ہوتے ہیں۔"

(سیرت المہدی جلد 1 روایت نمبر 594 صفحہ 565)

"بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ..... میں نے حضرت صاحب سے سنا ہوا تھا کہ جب رمضان کی ستائیس (27) تاریخ اور جمعہ مل جاویں تو وہ رات یقیناً شب قدر ہوتی ہے۔"

(سیرت المہدی جلد 1 روایت نمبر 100 صفحہ 73)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری عشرہ کی اس مقدس رات کے بارے میں فرماتے ہیں:

"لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 536 ایڈیشن 1988ء)

## شبِ قدر

15ء نومبر 1906ء کو فرمایا کہ

"آج رات ستائیسویں رمضان المبارک تھی اور اِس پر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات شبِ قدر کی ہوتی ہے۔ مَیں نے سوچا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں شاید پھر یہ رات نصیب ہو یا نہ ہو۔ پس مَیں اُٹھا اور مَیں نے نماز پڑھ کر دُعا کی۔ بعد میں مفصّلہ ذیل الہامات ہوئے:

(1) قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے

بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(2) کمترین کا بیڑہ غرق ہو گیا (یعنی کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے) اور یا شاید کمترین سے مُراد کوئی شدید مخالف ہے۔

(3) تیری دعا قبول کی گئی۔

اصل میں یہ ہر سہ الہام پیشگوئیاں ہیں خواہ ایک شخص کیلئے ہوں اور خواہ تین جُدا شخصوں کے حق میں ہوں۔"

(بدر جلد 2 نمبر 47۔ 22ء نومبر 1906ء صفحہ 3 ۔ الحکم جلد 10 نمبر 39۔ 17ء نومبر 1906ء صفحہ 2)

## قادیان میں عید الفطر

اخبار البدر قادیان نے عید الفطر کی تقریب سعید کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لنگر خانہ میں نماز عید سے پیشتر احباب کے لئے میٹھے چاول تیار کروائے اور سب احباب نے تناول فرمائے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک دو ماسٹروں نے مدرسہ کے مکین اور یتیم طلباء کے واسطے صدقہ فطر جمع کیا جو کہ عید کی نماز سے پیشتر ہی ہر ایک مومن کو ادا کر دینا چاہئے۔ گیارہ بجے کے قریب خدا کا برگزیدہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ سادے لباس میں ایک چوغہ زیب تن کئے ہوئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لایا جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی اور عید کی مبارک باد دی۔ اتنے میں حکیم نورالدین صاحب تشریف لائے اور آپ نے نماز عید کی پڑھائی اور ہر دو رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پیشتر سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ حضرت اقدس علیہ السلام نے گوش مبارک تک حسب دستور اپنے ہاتھ اُٹھائے۔

(البدر 9 جنوری 1903ء صفحہ 85)

## عیدین کی تکبیرات

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحبؓ "پیارے احمد کی پیاری پیاری باتیں" کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

مجھے خوب یاد ہے نماز عیدین تو حضرت خلیفہ اول ہی پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے بڑ کے درخت کے نیچے جا کر فرمایا کہ ہمیشہ تو مولوی نورالدین صاحب نماز پڑھاتے ہیں۔ آج سید محمد احسن صاحب کو کہہ دیں کہ یہ نماز پڑھا دیں اور خطبہ بھی یہی پڑھا دیں۔ مَیں نے یہ بات خلیفہ اوّل سے کہہ دی، انہوں نے فرمایا کہ بہتر ہے۔ پھر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب (امروہی) آج تم نماز پڑھاؤ۔ پس مولوی صاحب نے نماز پڑھائی۔ نماز سے پہلے مولوی صاحب نے عرض کیا کہ بخاری میں اوّل رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں بھی آئی ہیں۔ ارشاد ہو تو کروں؟ حضرت اقدس نے فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے، بے شک اب ایسا ہی کرو۔ بات یہ ہے کہ ہمیشہ اسی طرح سے عید کی نماز پڑھی جاتی تھی جیسے کہ حنفی تین تکبیریں کہتے ہیں۔ مگر اس سال سے سات اور پانچ تکبیریں عام رائج ہو گئیں۔

(الحکم مورخہ 14 تا 21 مئی 1919 صفحہ 6)

## خطیب اور امام الگ الگ ہوسکتے ہیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ میں پہنچ کر حسب معمول مخدومنا حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی اقتداء میں نماز عید ایک خاصے مجمع سمیت ادا فرمائی مگر خطبہ عید حضرت اقدس نے دیا۔

(سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 367)

(فقہ المسیح صفحہ 169)

## خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کے لیے ایک موقعہ پر "ہدیہ عید"

یکم جنوری 1903ء بروز پنجشنبہ۔ حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے عید کی مبارک صبح کو جو الہام بطور ہدیہ عید سنایا۔ فرمایا

وحی الٰہی کی ایک پیشگوئی جو پیش از وقت شائع کی جاتی ہے چاہئے کہ ہر ایک شخص اس کو خوب یاد رکھے۔

اوّل۔ ایک خفیف خواب جو کشف کے رنگ میں تھا مجھے دکھایا گیا کہ مَیں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے۔ پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل ہو گئی۔ چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے۔ ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

یُبْدِیْ لَکَ الرَّحْمٰنُ شَیْئًا۔ اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ بِشَارَۃٌ تَلَقَّاھَا النَّبِیُّوْنَ: ترجمہ: خدا جو رحمان ہے تیری سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آ رہا ہے تم جلدی نہ کرو یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔

صبح پانچ بجے کا وقت تھا۔ یکم جنوری 1903ء و یکم شوال 1320ھ روز عید جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی۔ اس سے پہلے 25 دسمبر 1902ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اور وحی ہوئی تھی جو میری طرف سے حکایت تھی اور وہ یہ ہے۔

اِنِّیْ صَادِقٌ صَادِقٌ وَسَیَشْھَدُ اللّٰہُ لِیْ ترجمہ: مَیں صادق ہوں صادق ہوں عنقریب خدا تعالیٰ میری گواہی دے گا۔

یہ پیشگوئیاں بآواز بلند پکار رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا امر میری تائید میں ظاہر ہونے والا ہے جس سے میری سچائی ظاہر ہوگی اور ایک وجاہت اور قبولیت ظہور میں آئے گی اور وہ خدا تعالیٰ کا نشان ہوگا تا دشمنوں کو شرمندہ کرے اور میری وجاہت اور عزت اور سچائی کی نشانیاں دنیا میں پھیلا دے۔

نوٹ۔ چونکہ ہمارے ملک میں یہ رسم ہے کہ عید کے دن صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتے ہیں سو میرے خداوند نے سب سے پہلے یعنی قبل از صبح پانچ بجے مجھے اس عظیم الشان پیشگوئی کا ہدیہ بھیج دیا ہے۔ اس ہدیہ پر ہم شکر کرتے ہیں اور ناظرین کو یہ بھی خوشخبری دیتے ہیں کہ ہم عنقریب ان نشانوں کے متعلق بھی ایک اشتہار شائع کریں گے جو اخیر دسمبر 1902ء تک گزشتہ سالوں میں ظہور میں آچکے ہیں۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 625۔627)

**شوال کے روزے**

ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نوافل کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اور ان کی افادیت کی بابت فرماتے ہیں:

”نادان انسان بعض اوقات وقت عدم قبول دعا سے مرتد ہو جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں حدیث موجود ہے کہ نوافل سے مومن میرا مقرب ہو جاتا ہے۔ ایک فرائض ہوتے ہیں دوسرے نوافل۔ یعنی ایک تو وہ احکام ہیں جو بطور حق واجب کے ہیں اور نوافل وہ ہیں جو زائد از فرائض ہیں اور وہ اس لئے ہیں کہ تا فرائض میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو، تو نوافل سے پوری ہو جائے۔

لوگوں نے نوافل صرف نماز ہی کے نوافل سمجھے ہوئے ہیں۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ہر فعل کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ انسان زکوٰۃ دیتا ہے تو کبھی زکوٰۃ کے سوا بھی دے۔ رمضان میں روزے رکھتا ہے کبھی اس کے سوا بھی رکھے۔ قرض لے تو ساتھ کچھ زائد بھی دے۔ کیونکہ اس نے مروّت کی ہے۔ نوافل متمّم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے وہ اب پورا ہو جائے۔ یہی وہ راز ہے جو نوافل کو قرب الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے گویا خشوع اور تذلّل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے تقرب کی وجہ میں ایام بیض کے روزے۔ شوال کے چھ روزے یہ سب نوافل ہیں۔

پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فرماتا ہے کہ میں پھر ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں، یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے، وہیں اس کی نظر پڑتی ہے۔“

(ملفوظات جلد1 صفحہ 437، ایڈیشن 1988ء)

اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے پاس اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب عطا کرتا رہے جنہوں نے قرآن اور احادیث کی روشنی میں علم و معرفت کا لامحدود خزانہ ہمارے لئے اور ہماری نسلوں کے لئے قیامت تک چھوڑا ہے جن پر عمل کرنے کے طفیل ہم اللہ تعالیٰ سے جنت کی امید رکھتے ہیں۔ اے اللہ! تُو ایسا ہی کر۔ آمین

(بتعاون: زاہد محمود اور عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✪✪✪✪